پیغامِ حج

۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ الْکَرِیْمِ، وَعَلیٰ آلِہِ الْمَیَامِیْنِ وَصَحْبِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ."

حج کے یادگار ایام ایک مرتبہ پھر آپہنچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا منادی عشقِ الٰہی سے سرشار دل کے ساتھ تمام مومنین کو بیت اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے اور دنیا کے چپے چپے سے اس عظیم فریضے کی سعادت حاصل کرنے والے قافلے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعوت کے مرکز اور دین محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جائے پیدائش میں جمع ہو چکے ہیں۔ یہ ایک بہترین موقع ہے کہ امتِ مسلمہ کے یہ منتخب افراد اپنے ساتھ پوری امت اور اس کی فلاح و بہبود کے دستور کا گہری نظر سے جائزہ لیں اور اس حقیقت پر جس کی طرف قومیت، زبان اور رنگ و نسل کے دائرے میں رہتے ہوئے بہت کم توجہ دی جاتی ہے اس عالمی وعدہ گاہ کے وسیع میدان میں غور و فکر کریں۔

اس گہرے سوچ و بچار اور خود احتسابی سے جو بڑی بڑی حقیقتیں روشن ہوتی ہیں ان میں سے دو چیزیں سب سے زیادہ واضح نظر آتی ہیں جن میں سے پہلی چیز تو وہ دولت اور سرمایہ ہے

جس سے امتِ مسلمہ مالا مال ہے۔ اور دوسری چیز وہ خطرات ہیں جو اس عظیم دولت اور سرمائے کو لاحق ہیں۔

امتِ اسلامی جس عظیم دولت سے مالا مال ہے وہ اسلام کی روشن تعلیمات اور اسلام کا مقدس آئین ہے، جو انسانی زندگی کے لئے ایک مکمل دستورِ عمل ہے۔ اسلام ایک ایسا مقدس دین ہے جو انسان اور کائنات کے بارے میں اپنے گہرے عقلی اور خالص توحیدی، اخلاقی اور معنوی حکمت آمیز نظریات، اپنے سیاسی اور اجتماعی نظریات اور انسان کی انفرادی، اجتماعی اور عبادی ذمے داریاں بیان کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو ہر قسم کی بُرائیوں، کمزوریوں، پستیوں اور آلودگیوں سے پاک کر کے اپنے اندر ایمان، خلوص، سچائی، محبت اور نشاط کو فروغ دے اور اپنے معاشرے کو بھی غربت، جہالت، ظلم، امتیازی سلوک، پسماندگی، دوسروں پر زبردستی تسلط جمانے، دوسروں کی تحقیر کرنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے جیسی بُرائیوں سے پاک کرے۔

ایک کامیاب اور مطلوب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس کا تزکیہ کرے، تاکہ اس کی انفرادی زندگی ہر قسم کی بُرائیوں اور آلودگیوں سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی اجتماعی زندگی میں بھی کامیابی اور کامرانی کے دروازے کھل سکیں اور قدرتی آفات اور عالمی استکباری طاقتوں کے ظلم وستم کے مقابلے میں اس کی مدد ہوسکے۔

اسلام انسان کی زندگی کو با مقصد بنانے کے ساتھ ساتھ اسے زندگی گزارنے کا صحیح اور درست راستہ بھی دکھاتا ہے۔ وہ درحقیقت ایک کامیاب اور اچھی زندگی گزارنے میں انسان کی مدد کرتا ہے اور صراطِ مستقیم کی طرف اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کے تمام احکامات اور قوانین، چاہے وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی اور سیاسی، اقتصادی ہوں یا عبادی، سب ایک کامیاب اور سعادت آفریں انسانی زندگی کے دستورِ عمل کے اجزا ہیں۔

حج کے یہ عظیم الشان مناسک، جن کی دہلیز پر حجاجِ کرام کھڑے ہیں، یہ خود ایک منظم اجتماعی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ایک روحانی اور معنوی انقلاب کا واضح اور منہ بولتا ثبوت ہیں، جو انفرادی

ذکر ومناجات کے ذریعے انسان کے اندر معنوی انقلاب پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اجتماعی کوششوں اور جدوجہد کا درس بھی دیتے ہیں۔حج اسرار ورموز سے بھرپور آئین' فخر وانکساری کا حسین امتزاج' طاقت اور تواضع' اندرونی اور بیرونی کوشش اور مردِ مسلماں کے نفسانی اور دنیوی جہاد کی علامات انسانی زندگی کی راہ میں لوگوں کے سامنے رکھتا ہے اور حاجی کو عملی مشقوں اور اپنے عظیم فرائض میں تندہی کی ترغیب دیتا ہے۔

آج مختلف انسانی معاشرے' جو معنویت اور روحانیت سے تہی دست ہوکر دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے ہاتھوں بے شمار اجتماعی اور انفرادی مشکلات کا شکار ہیں' وہ اسلام کی حیات بخش تعلیمات کے زیادہ محتاج ہیں۔اسلام صرف ان لوگوں کو دعوت نہیں دیتا جو مالی لحاظ سے فقر اور غربت کی آگ میں جل رہے ہیں' بلکہ اسلام ان لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں زندگی گزار رہے ہیں' لیکن معنوی اور فکری غربت کا شکار ہیں اور یہ دعوت ان کے لئے بہت پُر کشش اور امید افزا ہے۔چنانچہ ترقی یافتہ ممالک کے جوانوں میں اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات کے اعداد وشمار اور تحقیقات بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔یہ سب اس بات کی علامت ہے کہ اسلام کے اندر کشش اور نفوذ کی بے انتہا صلاحیت پائی جاتی ہے۔

مسلمانانِ عالم اس عظیم سرمائے کی قدرومنزلت جان کر اس کے ذریعے اپنی عملی زندگی میں حقیقی تبدیلی لا سکتے ہیں اور اسلامی ممالک کو کمزوری' پسماندگی اور تنزلی جیسے مسائل سے' جن کا وہ آج شکار ہیں' نجات دلا سکتے ہیں۔(خدانخواستہ) اگر ہم نے کسی دن اپنی ناسمجھی اور ذاتی مقاصد کی خاطر یہ اعلان کر دیا کہ اسلام صرف مسجد اور محراب میں' یا انسان کی انفرادی زندگی میں کام آسکتا ہے اور سیاسیات' اقتصادیات اور اجتماعی وبین الاقوامی تنازعات اور معاملات کے بارے میں وہ خاموش اور غیر جانبدار ہے' اور اسی طرح اگر کبھی دین کی سیاست سے جدائی کا نظریہ' جیسا کہ عالمی استکباری طاقتیں اور ان کے زیر اثر حکومتیں اکثر وبیشتر اسلامی اصلاح پسند تحریکوں کو کچلنے کے لئے لوگوں کے درمیان پھیلا رہی ہیں' آج جمہوری اسلامی ایران نے اپنے دشمنوں کے

خلاف تمام سیاسی' اقتصادی اور فوجی محاذوں پر کامیابی حاصل کر کے ان نظریات کو غلط ثابت کیا ہے۔ اسلامی حکومت نے تن تنہا کفر و استکبار کے وسیع محاذ پر کھڑے ہو کر امریکہ' اسرائیل اور ان کے اتحادیوں کو ناکام بنا کر (جو اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ جمہوری اسلامی کی نابودی کے لئے کمر بستہ ہو چکے تھے) گزشتہ بیس سالوں کے دوران جو عظیم الشان ترقی اور پیشرفت حاصل کی ہے اس کے ذریعے ان تمام غلط فہمیوں کو باطل جبکہ دین اسلام کے سیاسی اور اجتماعی نظریے کو عملی صورت میں درست اور حقیقت پر مبنی ثابت کیا ہے۔

جمہوری اسلامی ایران نے عالمی استکبار کی دولت اور طاقت کے بل بوتے پر بوئے گئے کانٹوں اور اس کی طرف سے پیدا کی گئی رکاوٹوں سے بھرے راستے کو طے کیا ہے۔ (جمہوری اسلامی ایران نے) عراق کی طرف سے مسلط کردہ آٹھ سالہ جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے علاوہ گزشتہ بیس سالوں کے دوران سیاسی' اقتصادی اور تبلیغاتی محاذوں پر بھرپور مقابلے کے بعد اب اپنی توانائیوں کو ملک کی تعمیر و ترقی' سینکڑوں رضا کاروں کی بھرتی' آئندہ کے لئے لائحۂ عمل طے کرنے' قدرتی آفات سے نمٹنے اور بین الاقوامی سیاسی محاذوں پر صرف کرنے پر توجہ دی ہے۔
اور دنیا کے ظالموں اور جابروں کی طرف سے حائل تمام رکاوٹوں کے باوجود بغیر کسی قسم کی بیرونی سیاسی اور اقتصادی امداد کے اپنی تمام توانائیوں کو ملک کی تعمیر و ترقی پر خرچ کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کے اندر اسلامی بیداری کی تحریکوں میں ملتِ اسلامیہ کی عظمت کا تصور اجاگر کرنا' جو ان کی اسلامی روح کے زندہ ہونے کی نشانی ہے۔ آج اسلامی جمہوریہ ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کی برکت سے دنیا بھر میں اسلامی بیداری کی تحریکیں اور لہریں اٹھ رہی ہیں۔

یہی دین مقدس اسلام ہے جو ہمیشہ سے بڑھ کر انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی موجودگی کو سب کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور اس دور کے انسانوں کے بجھے ہوئے اور مایوس دلوں

میں امید کی کرن روشن کرتا ہے۔اور یہی ملتِ اسلامیہ کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔لیکن اس لازوال دولت سے فائدہ اٹھانے کی راہ میں بے شمار خطرات موجود ہیں۔ان میں سے ایک اندرونی خطرہ ہےاورایک بیرونی خطرہ ہے۔

اندرونی خطرہ جوامعِ مسلمہ کا پرانا اور ابدی دشمن ہے:غلط فہمیاں' فکری جمود' بے جا سختیاں' فکری انحراف' مایوسی' نفس کی کمزوریاں' فکری وسوسے وغیرہ ہیں۔اسلامیہ جمہوری ایران کی غیوراور سمجھدارقوم نے حضرت امام خمینیؒ کی قیادت میں اپنے اس اندرونی دشمن کوشکست دے کر' سیاسی اورفوجی محاذوں پر فتح پا کر' اپنے ملک میں اسلامی نظام نافذ کر کےاور گزشتہ بیس سالوں سےاس پر کامیابی کے ساتھ عمل کر کے دکھایا ہے۔

لیکن جب تک بیرونی دشمن اسلام اور جمہوری اسلامی کے خلاف برسرِ پیکار ہے' تب تک اندرونی دشمن کے دوبارہ سر اٹھانے کا خطرہ بھی موجود رہے گا۔اسلامی جمہوریہ ایران کے قائدین اسے اپنے لئے ایک بالقوہ(Potentially) بڑاخطرہ سمجھتے ہیں۔جسے ہم ثقافتی یلغار کہتے ہیں اوراپنے ہوشیارعوام'خصوصاً اپنے جوانوں کوجس کے مقابلے میں جہاد کی دعوت دیتے ہیں وہ یہی کوششیں ہیں جو ہمارے دشمن کی جانب سے مختلف ذرائع سےاس اندرونی دشمن کو بیدار کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ دولت اورطاقت کے بین الاقوامی ڈکٹیٹرامریکہ کی قیادت میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلامی دنیا پر انقلابِ اسلامی کے اثرات ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

شیطانِ بزرگ امریکہ اور بین الاقوامی صیہونزم کے گماشتے فوجی اور اقتصادی میدانوں میں اسلامی جمہوریہ ایران کا مقابلہ کرنے سے مایوسی کے بعداب سیاسی اور پروپیگنڈہ مہم پر تلے ہوئے ہیں' تاکہ وہ اس کے ذریعے ایرانی قوم اور دنیا بھر میں موجود اسلامی جمہوریہ ایران کے چاہنے والوں کواس انقلاب سے بددل کرسکیں۔وہ لوگ یہ کوشش کررہے ہیں کہ جمہوری اسلامی ایران کو' جسے آج کی دنیا میں اسلام کا ایک مکمل نمونہ سمجھا جاتا ہے' دفاعی پوزیشن میں کھڑا کر کے

دشمن کے مقابلے میں اس کی خلاقیت اور ثابت قدمی کو ختم کر دیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ اپنے منافقانہ اور ریاکارانہ چہرے پر انسانی حقوق' آزادی' دہشت گردی کے خلاف جنگ' خواتین کے حقوق اور ان جیسے دیگر عوام دوست نعرے سجائے ہوئے ہیں اور اسلامی جمہوری ایران پر ان نعروں کی خلاف ورزی کا الزام لگا رہے ہیں۔

شیطانِ بزرگ امریکہ انسانی حقوق کا دَم بھرتا ہے' جبکہ وہ خود دنیا کی پسماندہ اور کمزور قوموں کے خلاف انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دعویٰ کرتا ہے' جبکہ خود ہی دنیا کے خطرناک ترین دہشت گردوں کی پشت پناہی بھی کرتا ہے۔ وہ دنیا میں جمہوریت کا راگ الاپتا ہے' جبکہ خود دنیا کے مختلف ممالک میں مطلق العنان آمروں کی حمایت بھی کرتا ہے۔ وہ ایک طرف تو آزادیٔ اظہار کا نعرہ لگاتا ہے' جبکہ دوسری طرف صہیونیت کے ناپاک عزائم کے خلاف چھوٹی سے چھوٹی بات کو نہ تو اپنے ملک میں اور نہ ہی دنیا کے کسی اور حصے میں برداشت کرتا ہے۔ وہ ایک طرف تو خواتین کے حقوق کے نام پر اسلامی جمہوریہ (ایران) کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے' جبکہ خود مغربی دنیا میں عورت کو رسوا کر کے رکھ دیا گیا ہے' اس کی تحقیر و توہین کی گئی ہے۔ وہ ایک طرف تو جمہوریت اور اقتدار میں عوام کی شمولیت کا دعویٰ کرتا ہے' جبکہ دوسری طرف اگر دنیا کے کسی بھی حصے میں مسلمان عوام حکومت کی تشکیل کی کوشش کرتے ہیں تو پوری طاقت کے ساتھ ان کے خلاف میدان میں اتر آتا ہے اور ان کے مخالفین کی ہر قسم کی پشت پناہی کرتا ہے۔

امریکہ کے سیاسی فیصلوں کے مطابق ہی اگر فلسطین اور لبنان کے مظلوم عوام اپنے گھروں پر چڑھائی کرنے والوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں' تو وہ دہشت گرد کہلاتے ہیں۔ جبکہ وہ صہیونی دہشت گرد جو مسلسل لبنان کے شہروں اور دیہاتوں کو اپنے دہشت گرد حملوں کا نشانہ بناتے ہیں اور فلسطینی قیدیوں کو قرونِ وسطیٰ کی طرح جسمانی اذیتیں دیتے ہیں اور فلسطینیوں کے گھروں کو منہدم کر کے ان کی جگہ یہودی آبادیاں بساتے ہیں' وہ اس کی طرف سے اربوں ڈالر کی امداد کے

مستحق قرار پاتے ہیں!!

اسلامی جمہوریہ ایران کا نظام جو عوام اور حکمرانوں کے درمیان مضبوط رشتے کا آئینہ دار ہے اور جو ایک قانونِ اساسی کے مطابق ہے اس کے تمام ارکان اور عہدے دار عوام کے منتخب کردہ ہوا کرتے ہیں' وہ امریکہ کی نظر میں غیر جمہوری ہے' لیکن وہ مطلق العنان آمر جنھوں نے کئی سالوں سے مسلسل اپنے عوام کو اپنی حکومت تشکیل دینے کے حق سے محروم کر رکھا ہے' وہ اس کے نزدیک مقبول اور بے عیب ہیں! جمہوری اسلامی ایران جس نے آج تک کسی بھی ملک کے خلاف جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا' اس کے غیر ایٹمی اسلحہ' اس کے پہلے سے خریدے گئے ہوائی جہازوں کے پرزہ جات اور ہیلی کاپٹروں کو غصب کرنا امریکہ کے لئے جائز ہے' لیکن خلیجِ فارس کے علاقے کو غیر ضروری اور نت نئے جنگی ساز وسامان اور اسلحوں سے بھر دینے اور اسرائیل کو ہر قسم کے ایٹمی اسلحوں سے لیس کرنے میں امریکہ کو کوئی حرج نظر نہیں آتا' بلکہ ایسا کرنا اس کے لئے بہت ضروری ہے! امریکہ اور اسرائیل کی جھوٹی منطق کے مطابق ایران میں ہیروئن کے اسمگلروں کو سزا دینا حقوقِ انسانی کی خلاف ورزی ہے' لیکن لبنان کے مظلوم اور پناہ گزین مہاجرین کو جنھیں اپنے گھروں سے بے دخل کیا گیا ہے' اندھا دھند اپنی گولیوں کا نشانہ بنانا کسی انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں' بلکہ جائز ہے! بالکان کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے' لیکن موساد اور C.i.A کے جاسوسوں کی مختلف ممالک میں دخل اندازی' بین الاقوامی قوانین کی مخالفت نہیں! بعثی حکومت کی امداد کرنا جبکہ وہ (ایران کے شہر) حلبچہ اور ایرانی محاذوں پر کیمیائی اسلحہ سے حملہ کر رہا تھا جرم نہیں' لیکن عراقی عوام کو غذائی امداد' جہاں امریکہ کی اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے ہر سال پانچ لاکھ بچے بھوکے مرتے ہیں' بہت بڑا جرم ہے! شیطانِ بزرگ امریکہ جس کی برائیوں اور کالے کرتوتوں کا یہ صرف ایک باب ہے' وہ اپنے گماشتوں اور بے وقعت حکمرانوں کے ذریعے پوری دنیا کی قیادت کا دعویدار ہے اور اپنے زعمِ باطل کے مطابق ایران کے غیور عوام' بے

داغ سیاستدانوں اور مضبوط اور مستحکم نظام کو اپنے ظلم و جور کا نشانہ بناتا ہے۔

دنیا بھر کے مسلمان بھائی یہ جان لیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران اپنی پوری طاقت کے ساتھ انتہائی مستحکم انداز میں اسلامِ نابِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور ملک کے ایماندار اور سمجھدار عوام اور حکمراں سب کے سب اپنے قائد امام خمینیؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اقتصادی، سیاسی اور ابلاغی میدانوں میں دشمن کے پروپیگنڈوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے روز بروز اپنے اعلیٰ اہداف سے نزدیک سے نزدیک تر ہوتے جارہے ہیں۔ انقلابِ اسلامی گزشتہ بیس سالوں کے دوران کئی مرتبہ اللہ کی مدد اور نصرت سے اپنے دشمن کو ناکام اور نامراد بنا چکا ہے، اب بھی اپنے ایمان اور اعمالِ صالح کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت اس کے شاملِ حال ہے۔ انشاء اللہ۔

آخر میں ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے جو گوشہ و کنارِ عالم سے اس قبلۂ دل کے جوار میں حاضر ہوئے ہیں گزارش کرتا ہوں کہ دستِ دعا بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دنیا بھر کے مسلمانوں کی کامیابی اور اسلام و مسلمین کی فتح و نصرت کی دعا کریں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید علی حسینی خامنہ ای

ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ